بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلسلۂ دروسِ رمضان (19)

دوہرے اجر والے اعمال

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ[القصص:54]

''یہ وہ لوگ ہیں جنہیں دومرتبہ اجر دیا جائے گا۔''

انسان کا یہ فطری مزاج ہے کہ وہ ان اعمال کی طرف زیادہ توجہ دیتا ہے جن کی فضیلت اور اجر زیادہ ہوتا ہے۔ آج کے درس میں ایسے ہی اعمال بیان کیے جائیں گے جن پر عمل پیرا ہونے سے دوہرا اجر وثواب ملتا ہے، تاکہ آپ کے دِلوں میں ان اعمال کو اپنانے کا ذوق وشوق پیدا ہو سکے۔ ملاحظہ کیجیے:

① دو شریعتوں پر ایمان لانے والے:

جو لوگ شریعتِ محمدیہ سے پہلے والی شریعت کے پیروکار ہوں اور پھر حق واضح ہو جانے کے بعد وہ نبی کریم ﷺ کی شریعت پر بھی ایمان لے آئیں، ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دوہرے اجر سے نوازے گا۔ جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ يُؤْمِنُوْنَ * وَ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖٓ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَآ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِيْنَ* اُولٰٓئِكَ يُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ* وَ اِذَا سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا لَنَآ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ* [القصص:52، 55]

''جن لوگوں کو اس سے پہلے ہم نے کتاب دی تھی وہ اس (قرآن) پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جب یہ انہیں پڑھ کر سنایا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ''ہم اس پر ایمان لائے، بلاشبہ یہ ہمارے رب کی طرف سے حق ہے، ہم تو پہلے ہی سے (رب کے) فرماں بردار ہیں۔'' یہ وہ لوگ ہیں جنہیں دوہرا اجر دیا جائے گا، اُس ثابت قدمی کے بدلے جو انہوں نے دکھائی۔ وہ برائی کو بھلائی سے دُور کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں رِزق دیا ہے اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ اور جب انہوں نے لغو بات سنی تو اس سے منہ پھیر لیا اور کہا: ہمارے اعمال ہمارے لیے اور تمہارے اعمال تمہارے لیے، تم پر سلام ہو، ہم جاہلوں کا سا طریقہ اختیار نہیں کرنا

□

چاہتے۔"

② تین قسم کے لوگوں کے لیے دوہرا اجر:

ابو بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ: رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ، وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ))

تین قسم کے لوگوں کے لیے دوہرا اجر ہے: ① وہ آدمی جو اہلِ کتاب میں سے ہے، وہ (پہلے) اپنے نبی پر ایمان لایا اور (بعد میں) محمد ﷺ پر بھی ایمان لے آیا ② وہ غلام (ملازم) جو اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے اور اپنے مالکوں کے حقوق بھی ادا کرے ③ وہ آدمی جس کے پاس لونڈی ہو، وہ اسے اچھے آداب سکھائے، اسے بہترین تعلیم دلائے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے شادی کر لے، اسے بھی دوہرا اجر ملے گا۔

صحیح البخاری:97، صحیح مسلم:154

③ نیک اور خیر خواہ ملازم:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِلْعَبْدِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ أَجْرَانِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالحَجُّ وَبِرُّ أُمِّي، لَأَحْبَبْتُ أَنْ أَمُوتَ وَأَنَا مَمْلُوكٌ))

"نیک غلام (ملازم) کے لیے دوہرا اجر و ثواب ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر اللہ کی راہ میں جہاد، حج اور اپنی والدہ کے ساتھ نیک سلوک جیسے اعمال نہ ہوتے تو میں غلامی کی حالت میں اس دنیا سے جانا پسند کرتا۔"

صحیح البخاری:2548

④ فرماں بردار اور نیک عورت:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَ مَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ وَ اَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا [الأحزاب:31]

"تم عورتوں میں سے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرماں برداری کرے گی اور نیک اعمال بجا لائے گی،

ہم اسے دوہرا اجر دیں گے اور اس کے لیے ہم نے رزقِ کریم مہیا کر رکھا ہے۔“

⑤ مشقت کے باوجود تلاوت کرنا:

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ، وَالَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْهِ وَهُوَ عَلَیْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ)).

”قرآن میں مہارت رکھنے والا شخص اعمال لکھنے والے معزز اور برگزیدہ فرشتوں کے ساتھ ہوگا، اور جو اٹک اٹک کر قرآن پڑھتا ہے اور اس سے اُسے مشقّت اٹھانا پڑتی ہے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے۔“

صحیح مسلم: 798

⑥ رِشتے دار کو صدقہ دینا:

سیدنا سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِیْنِ صَدَقَةٌ، وَعَلٰی ذِی الْقَرَابَةِ اثْنَتَانِ، صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ)).

”کسی مسکین پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہی ہے جبکہ کسی قرابت دار پر صدقہ کرنا صدقہ بھی ہے اور صلہ رحمی بھی۔“

سنن النسائی: 2582، **سنن ابن ماجہ**: 1844

⑦ فیصلہ کرنے والے کا درست اجتہاد:

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا:

((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ)).

”جب فیصلہ کرنے والا فیصلہ کرتے وقت اجتہاد کرے، پھر اس کا اجتہاد درست نکلے، تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے اور جب وہ فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرے، پھر غلطی ہو جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔“

صحیح البخاری: 7352

⑧ نمازِ جنازہ اور تدفین میں شرکت:

سیدنا اُبَی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَلَهُ قِیْرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰی تُدْفَنَ فَلَهُ قِیْرَاطَانِ، وَالَّذِی نَفْسُ

مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ! اَلْقِيرَاطُ أَعْظَمُ مِنْ أُحُدٍ هٰذَا)).

”جس نے کسی کی نمازِ جنازہ پڑھی اس کے لیے ایک قیراط اَجر ہے اور جو میت کو دفنا دیے جانے تک جنازے کے ساتھ شریک رہا اس کے لیے دو قیراط ہیں، اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے! ایک قیراط اس اُحد پہاڑ سے بھی بڑا ہے۔“

سنن ابن ماجہ: 1541

⑨ رب کے سامنے کھڑے ہونے کا خوف:

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ [الرحمٰن: 46]

”اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا، اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔“

رب کے حضور پیشی کا خوف انسان کے دل میں ایسی بیداری پیدا کرتا ہے جو اسے گناہوں سے روکتی اور نیکیوں کی طرف اُبھارتی ہے۔ جب بندہ یہ یقین رکھتا ہے کہ اسے اپنے رب کے سامنے کھڑا ہو کر ہر عمل کا حساب دینا ہے تو وہ اپنے ظاہر و باطن دونوں کو سنوارنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہی خوفِ خدا انسان کو تقویٰ، اخلاص اور اطاعت کی راہ پر قائم رکھتا ہے اور اسی کے نتیجے میں اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عظیم اجر اور بلند درجات نصیب ہوتے ہیں۔

⑩ مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے جانا:

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ رَاحَ إِلٰى مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ فَخَطْوَةٌ تَمْحُو سَيِّئَةً وَخَطْوَةٌ تُكْتَبُ لَهُ حَسَنَةٌ ذَاهِبًا وَرَاجِعًا)).

”جو شخص چل کر جامع مسجد میں آئے؛ اس کا ہر قدم ایک گناہ کو مٹاتا جاتا ہے اور مسجد میں آتے اور واپس جاتے ہوئے ہر قدم کے بدلے میں ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے۔“

صحیح ابن حبان: 2037

إعداد: حافظ فیض اللہ ناصر   إشراف: حافظ شفیق الرحمن زاہد حفظہ اللہ

الحکمۃ انٹرنیشنل

...... لاہور ......